REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

13

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

خطبہ نمبر ۲۹

۶ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۵ وفا ۱۳۳۶ ہش ۔ ۵ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵۹

۔ اخبار احمدیہ ۔

ربوہ ۴ جولائی ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل بعد دوپہر نقرس کی تکلیف زیادہ ہو گئی تھی ۔ اور حرارت میں بھی اضافہ ہو گیا ۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو آجکل شدید کالی کھانسی کی شکایت ہے ۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز رہتی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی خاص توجہ اور الحاح سے دعا فرمائیں ۔

موسیو مولوٹوف اور دیگر تین سرکردہ روسی لیڈروں کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا

ان لیڈروں نے کمیونسٹ پارٹی کے خلاف سازش کی اور تخریبی کارروائیوں میں حصہ لیا ۔ ماسکو ریڈیو کا اعلان

ماسکو ۴ جولائی ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے چار سرکردہ لیڈروں کو تخریبی کارروائیاں کرنے کے الزام میں ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا ہے ۔ ان لیڈروں میں روس کے سابق وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف بھی شامل ہیں ۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ۔ کہ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے موسیو مولوٹوف اور تین دیگر کمیونسٹ لیڈروں کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا ہے ۔

کیونکہ پارٹی کے خلاف تخریبی کارروائیوں کا جرم ان کے خلاف ثابت ہو چکا ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطرف شدہ چاروں عہدہ داروں نے مرکزی کمیٹی کی زرعی پالیسی کی مخالفت کی ۔ اور اسے ناکام بنانے کی کوشش کی ۔ روس کے سابق وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے ۔ کہ انہوں نے عالمی کشیدگی کو کم کرنے کے سلسلہ میں پارٹی کی تجاویز کی مخالفت کی ۔ اور حکومت کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں حصہ لیا ۔

ماسکو ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ ان چاروں برطرف شدہ لیڈروں نے پارٹی کے فیصلوں کے خلاف سازش کرنے کے جرم کا اعتراف کر لیا ہے ۔ مرکزی کمیٹی نے ان لیڈروں کی جگہ جو نئے عہدہ دار مقرر کئے ہیں ۔ ان میں روس کے وزیر دفاع کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔

روس سے سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں امریکہ ایٹمی تجربات بند کر دیگا

امریکہ الجزائر کو فرانس کا ایک اندرونی معاملہ تصور کرتا ہے ۔ صدر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۴ جولائی ۔ صدر آئزن ہاور نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ امریکہ عالمی مبصرین کے سامنے ایسے ایٹمی تجربات کرنے کے لئے تیار ہے ۔ جن سے یہ ثابت ہو جائے ۔ کہ امریکہ کے ایٹمی تجربات تابکاری اثرات سے مبرا ہیں ۔۔۔ صدر آئزن ہاور نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ امریکہ ایٹمی تجربات کو روکنے کی پیشکش پر اب بھی قائم ہے ۔ بشرطیکہ روس اور اس کے حلیف ممالک کے ساتھ مناسب سمجھوتہ ہو جائے ۔ آپ نے تخفیف اسلحہ کی روسی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ میرے نزدیک اس تجویز کو مسترد کر دینا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ خلوص پر مبنی نہیں ہے ۔ اور اس سے ✻ عالمی امن کے قیام میں مدد نہیں مل سکتی آپ نے کہا اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو صورت حال زیادہ پیچیدہ اور نازک ہو جائے گی ۔

الجزائر کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا ۔ امریکہ فریقین سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے ۔ میرے نزدیک یہ ✻ کا ایک داخلی معاملہ ہے ۔ کیونکہ الجزائر کا علاقہ فرانسیسی مملکت کا حصہ ہے

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لنڈن ۴ جولائی ۔ کل دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے اپنی کانفرنس میں سٹرلنگ کے علاقہ میں ادائیگیوں کے توازن کی موجودہ پوزیشن پر غور کیا ۔ کانفرنس نے اس سوال پر بھی غور کیا کہ دولت مشترکہ کے پسماندہ ممالک کو مالی امداد دینے میں امریکہ کو کس طرح شامل کیا جائے ۔

پاکستان کے وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی ۔ کہ دولت مشترکہ کے ممبر ممالک پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں زیادہ سرمایہ لگائیں ۔ اکثر ممبروں نے اس تجویز کی تائید کی

شمالی ایران میں زلزلہ سے پانچ سو افراد ہلاک ہو گئے

تہران ۴ جولائی ۔ حال ہی میں شمالی ایران میں جو زلزلہ آیا تھا ۔ اس کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے ۔ کہ لاکھوں افراد بے خانماں ہو گئے ہیں گو سرکاری طور پر زلزلہ سے اڑھائی صد افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی ۔ لیکن غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد پانچ سو سے بھی متجاوز ہو چکی ہے ۔۔۔

عید الاضحیٰ کی تقریب پر پانچ یوم کی تعطیلات

لاہور ۴ جولائی ۔ حکومت مغربی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کے مرکزی دفاتر عید الاضحیٰ کی تقریب پر پانچ یوم کے لئے بند رہیں گے تعطیلات سوموار سے شروع ہوں گی ۔ اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ عید کے سلسلہ میں صرف دو یوم کی چھٹی کرنے کی تجویز اگلے سال تک ملتوی کر دی گئی ہے ۔

مصر کے انتخابات میں فساد ۱۶ افراد ہلاک

قاہرہ ۴ جولائی ۔ قاہرہ کے مضافات میں دو امیدواروں کے حامیوں میں سخت لڑائی ہوئی جس کے نتیجہ میں پولیس کو گولی چلانی پڑی ۔ اس لڑائی میں کم از کم ۱۶ افراد ہلاک ہوئے

محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے لئے ۔ درخواست دعا ۔

لنڈن (۳ جولائی) مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ٹانگ کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے ۔ اور محترم چوہدری صاحب بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رجولائی ۱۹۵۷ء

اطالوی خاتون کی تصنیف

اطالیہ کی ایک خاتون پروفیسر ڈیگیری نے اسلام پر ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے۔ جس کی ٹون (tone) تمام مستشرقین کے مقابلہ میں نہائت ہمدردانہ اور منصفانہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک دردمند مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کوئی نہیں ہو سکتی کہ کوئی غیر مذہب کا انسان اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمدردانہ رائے کا اظہار کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان حال جج عالمی عدالت کی نظر سے یہ رسالہ گذرا۔ تو انہوں نے غنیمت خیال کرکے کہ ایک غیر مسلم نے یہ رسالہ لکھا ہے اس کی تعریف کی

اتفاق سے یہ کتاب ایک دوسرا غیر مسلم انگریزی میں ترجمہ کر رہا تھا۔ چنانچہ امریکی احمدیہ مشن نے چوہدری ظفر اللہ خان کے پیش لفظ کے ساتھ اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کو شائع کر دیا ہے۔ چوہدری صاحب نے اپنے اس پیش لفظ میں دوسری باتوں کے ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ کہ

"اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر تفصیلی بات پر جو اس کتابچہ میں بیان کی گئی ہے تمام فرق اسلام متفق ہوں۔"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مصنفہ نے بعض باتوں کے متعلق جو اپنی رائے کا اظہار کیا ہے بہت ممکن ہے کہ اس سے بعض مکاتب فکر کو اختلاف ہو۔ اس کے باوجود مصنفہ نے جس طرح سے اسلام کی خوبیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ نہائت قابل تعریف ہے اور بے نظیر ہے یہ ایک سیدھی سی بات تھی۔ جو چوہدری صاحب نے اپنے پیش لفظ میں واضح کر دی ہے۔ اب مثال کے طور پر مصنفہ نے اپنی کتاب کے آخری باب میں لکھا ہے کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مصنفہ لکھتی ہے۔

"مسلمانوں کے نزدیک خلیفہ مذہبی ہیڈ نہیں۔ وہ معصوم نہیں اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے راہنمائی کا دعوےٰ نہیں ہوتا۔ اور نہ اسکو قرآن وحدیث کی توجیہہ کا حق ہوتا ہے۔ انفصال تنازعات کے لئے اس کو اسلامی قانون کے ماخذوں کا کافی علم ہونا چاہیئے تاکہ وہ سچ اور جھوٹ کا فرق معلوم کرسکے۔ لیکن فہم کلام اللہ کے تعلق میں اس کا درجہ دوسرے مسلمانوں کے برابر ہوتا ہے۔ جب تک وہ حدود کے اندر رہے۔ اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اگر وہ خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو اس کی رعایا اسے فہمائش کر سکتی ہے اور اگر وہ ان کی بات کو خاطر میں نہ لائے۔ تو اس کی جگہ کسی اور کو خلیفہ منتخب کر سکتی ہے"

ظاہر ہے کہ مصنفہ کی اس رائے سے ہر اسلامی مکتب فکر متفق نہیں۔ یہ صرف کسی ایک فرقہ کی رائے ہو تو ہو۔ شیعہ اور اہلسنت والجماعت کے کئی فرقے اس رائے سے سخت اختلاف رکھتے ہیں۔ اور وہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے نظائر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت عثمانؓ سے باغیوں نے معزول ہونے کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ

"جو قمیص مجھے اللہ تعالےٰ نے پہنائی ہے۔ میں اس کو اتارنے کے لئے تیار نہیں"

اسی طرح خوارج مطالبہ کرتے تھے کہ حضرت علیؓ معزول ہو جائیں لیکن حضرت علیؓ نے ان کے اس خیال کو باغیانہ قرار دیا۔ اور ان کا مقابلہ کیا۔

ظاہر ہے کہ مصنفہ کی یہ رائے جمہور اہل اسلام کے نزدیک صائب نہیں ہے۔ البتہ سیاسی قسم کے مسلمان جن کو اس زمانے کے خوارج کہنا چاہیئے۔ شائد یہی رائے رکھتے ہیں۔ جو مصنفہ نے ظاہر کی ہے۔ اس لحاظ سے زیادہ سے زیادہ یہ ایک اندرونی مابہ النزاع مسئلہ ہے۔ جس میں مصنفہ کی رائے سے کئی ایک اسلامی فرقوں کو سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کو بھی اس سے اختلاف ہے۔ اور اس کا عقیدہ ہے۔ کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ مقرر کرتا ہے۔ اور اس کو کوئی انسان یا انسانوں کا گروہ معزول نہیں کر سکتا۔ کئی دوسرے اسلامی فرقوں کی طرح احمدیوں کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ خلیفہ مذہبی ہیڈ ہوتا ہے۔ اور قرآن وسنت کی جو وہ توجیہہ کرتا ہے۔ اپنے زمانہ میں بہترین ہوتی ہے۔ اور اس کی اطاعت لازمی ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے۔

من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیة

چونکہ اس کتاب کے پڑھنے سے بعض لوگوں کو غلطی لگ سکتی تھی کہ چونکہ اس کو احمدیوں نے شائع کیا ہے۔۔ اس لئے شائد وہ اس کے حرف حرف سے متفق ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ اوپر ہم نے حوالہ دیا ہے۔ چوہدری صاحب نے اپنے پیش لفظ میں واضح کر دیا تھا کہ تفصیلات میں مصنفہ کے خیالات سے ہر فرقہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ پھر بھی چوہدری صاحب نے مناسب سمجھا۔ کہ خاص اس مسئلہ کے متعلق مزید وضاحت کر دی جائے چنانچہ اس بارے میں الفضل ۲۳/۶/۵۷ میں آپ کا ایک وضاحتی بیان شائع ہوا ہے۔۔ جس میں مصنفہ کی رائے سے اپنے اختلاف کو بیان کیا گیا ہے

معمولی حالات میں یہ ایک معمولی علمی بات ہوتی۔ لیکن بعض لوگ اس کو معمولی علمی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ۔۔۔ یہ کیسے ممکن تھا؟ چنانچہ روزنامہ "کوہسار" کے مدیر نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں اپنا حق پوری پوری طرح ادا کیا ہے اور ایک تمسخر نامہ شائع کیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ "اصلاحی" لکھنا ضروری سمجھا ہے۔ وہ اصلاح وفلاح سے کس قدر دور ہیں

اس کتاب کو جماعت احمدیہ نے اس کی بیشتر خوبیوں کی وجہ سے شائع کیا ہے۔ اور باوجود بعض تفصیلی مسائل سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اس کو اشاعت اسلام کے نقطۂ نظر سے اسلامی لٹریچر میں قیمتی اضافہ سمجھ کر شائع کیا ہے۔ کیونکہ اسکو شائع کرنے کی اصل غرض مغربی لوگوں کو دکھانا ہے۔ کہ اگر وہ بھی کوشش کریں۔ تو اسلام کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے پیش لفظ میں اسی پہلو پر زور دیا ہے۔ ایسے اختلافات تو ایک مسلمان مصنف کی صورت میں بھی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ اور سنی بعض مسائل میں تضاد کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اور اگر ایک مغربی مصنفہ کی تصنیف میں ایسی کوئی بات ہے۔ جس سے دوسرے اسلامی فرقے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو اس سے اس قابل قدر تصنیف کی عام افادی حیثیت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات تو اس کے لئے ہے جس نے کوئی علمی بات کرنی ہو۔ جن لوگوں نے ناحق اعتراضات اور تمسخر کو اپنا پیشہ ہی بنا لیا ہوا ہے۔ ان سے ایسی توقع ہی عبث ہے۔

وجہ؟

ایک ہفت روزہ معاصر نے مجلس احرار اسلام پر حکومت کی پابندی کے تعلق میں لکھا ہے کہ

"بہر حال اس سوال کا جواب حکومت کے ذمہ ہے کہ اس نے قادیانی نزاع کی وجہ سے مجلس احرار کو خلاف قانون قرار دیا ہے، یا سیاسیات کی وجہ سے؟ اگر سیاسیات کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ تو جماعت بے جان ہے۔ اور اگر قادیانی نزاع کے باعث تو یکطرفہ اقدام افسوسناک ہے۔"

معاصر کو معلوم ہے کہ حکومت

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

وہی قوم ترقی کرتی ہے جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھے اور دنیا کو قربانی اخلاق اور نیت اور دعا کا سبق دے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر اگست ۱۹۵۴ء بمقام ناصر آباد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر جون ۱۹۵۷ء کو چونکہ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے کوئی خطبہ ارشاد نہیں فرمایا اسلئے اس ہفتہ حضور کا ایک پرانا غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ خطبہ حضور نے ۱۰ر اگست ۱۹۵۴ء کو عید الاضحیہ کی تقریب سعید پر ناصر آباد (سندھ) میں پڑھا تھا۔ صیغہ زود نویسی یہ خطبہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ عید ہمیں اس بات کا

سبق دیتی ہے

کہ کس طرح قربانیوں سے قومیں بنتی ہیں اور کس طرح عیاشیوں سے قومیں مرتی ہیں جس طرح موت ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان پر آتی ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اسے یاد نہیں رکھتے اسی طرح قومی تباہی بھی ایسی چیز ہے جو ہر قوم پر آتی ہے مگر پھر بھی کوئی قوم اسے یاد نہیں رکھتی یہ ایسا سبق ہے جسے آج تک کبھی کسی نے یاد نہیں رکھا

اس کی مثال

بالکل ایسی ہی ہے جیسے بھیڑوں میں ہے جب اگلی بھیڑ کوئی کام کرے تو دوسری بھیڑ بھی وہی کام کرنے لگتی ہے۔ جو پہلی نے کیا ہوتا ہے۔ اگر آگے گڑھا ہو اور پہلی بھیڑ اس میں گر جائے تو دوسری بھی اسی میں گرتی ہے اور تیسری بھی اسمیں گرتی ہے یہ نہیں کہ پچھلی اسے نہیں جانتی۔ وہ نہیں دیکھتیں بلکہ اسی میں گرتی چلی جاتی ہیں۔ علم حیوانات کے ماہرین نے ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھا کہ بھیڑوں کے گلّے کے آگے دو آدمی ایک رسی پکڑ کر بیٹھ گئے اور گیارہ انچ انہوں نے اس رسی کو اونچا رکھا۔ جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو پہلے پہلی بھیڑ کودی پھر دوسری کودی اور اس کے بعد تیسری کودی۔ دو تین بھیڑوں کے کودنے کے بعد انہوں نے رسی ہٹالی۔ مگر ہزار بھیڑ اسی طرح کودتی چلی گئی۔ جب بھی کوئی بھیڑ وہاں پہنچتی۔ تو وہ کود کر اس جگہ سے گذرتی۔ گویا اپنے خیال کے نتیجہ میں وہ ایسی اندھی ہو جاتی ہیں کہ دیکھتی نہیں کہ واقعہ کیا ہے؟

یہی حال قوموں کا نظر آتا ہے

جب کوئی قوم غریب ہوتی ہے۔ ناتواں ہوتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے۔ اور اس کے افراد دولت مند قوموں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بڑے بڑے محلات بنائے ہوئے ہیں بڑے بڑے تکلفات کے سامان ان میں موجود ہیں۔ آٹھ آٹھ دس دس نوکر ایک ایک شخص کے ہیں۔ انہوں نے وردیاں پہنی ہوئی ہیں پیٹیاں باندھی ہوئی ہیں۔ اور جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ تو وہ اسے سلام کرکے بڑی عزت سے بٹھاتے اور اس کی خدمت کے لئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں۔ تو بجائے یہ خیال کرنے کے کہ یہ قوم تباہی کی طرف جارہی ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اگر مجھے دولت ملی تو میں بھی اس طرح کروں گا۔ وہ دیکھتا نہیں کہ یہ اس قوم کی

موت کی علامت ہے

جب قومیں مرنے لگتی ہیں تو اسی طرح کرتی ہیں اور اگر وہ اس طرح نہ کریں۔ تو مریں کیوں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ توبہ کرے اور کہے کہ یہ مرنے لگے ہیں اور خدا کا شکر کرے اور اب ان کی گدی پر بیٹھنے کے لئے میری باری آئی ہے۔ وہ انہی کی نقل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس طرح خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ پہلے انگریز آئے تو وائسرائے تک کی تنخواہ ہزار روپیہ ہوتی مگر اب ڈپٹی کمشنر کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ہو گئی تھی۔ اسی طرح انگلستان سے جو سپاہی آئے۔ ان کو صرف تین روپے ہفتہ کے ملتے تھے یعنی بارہ روپے ماہوار۔ ہمارے ہندوستانی سپاہی کی تنخواہ بعد میں اس سے زیادہ ہو گئی تھی۔ یعنی آج سے

پندرہ سولہ سال پہلے

اسے اٹھارہ روپے ماہوار ملتے تھے مگر وہ چھ ہزار میل سے اپنا وطن چھوڑ کر آتا اور اسے تین روپے ایک ہفتہ کے ملتے اور وہ بھی یکمشت نہیں بلکہ ایک روپیہ ہفتہ وار ملتا اور دو روپے سرکاری خزانہ میں جمع رکھے جاتے اور کہا جاتا کہ یہ روپیہ اس لئے جمع کیا جارہا ہے تاکہ جب تم واپس جاؤ۔ تو اپنے بیوی بچوں کے لئے جاؤ۔ مگر اس وقت ساری دنیا میں انگریز پھیلتے چلے جاتے تھے۔ ان میں دلیری بھی تھی۔ طاقت بھی تھی۔ ہمت بھی تھی۔ مگر جب دولت آئی اور تمدن پیدا ہوا تو ان کی

تنخواہیں بڑھنی شروع ہوئیں

اور یا تو پہلے انگریز گھوڑے پر سوار ہو کر سارا سارا دن دھوپ میں پھرتا رہتا تھا۔ اور اس کے ماتحت اسے کہتے تھے کہ صاحب کچھ آرام بھی کر لیجئے۔ اور یا پھر ڈاک بنگلے بن گئے۔ جن میں وہ اترا کرتے۔ اب سارا دن پنکھے چل رہے ہیں۔ برفیں آرہی ہیں۔ شرابیں پی جارہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں ہمت نہ رہی اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کو پکڑ کر نکال دیا۔ گاندھی جی نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر تم سارے ہندوستانی اکٹھے ہو جاؤ۔ تو تم ان لوگوں کو جبراً یہاں سے نکال سکتے ہو اور سمندر سے پرے دھکیل سکتے ہو۔ لوگوں نے سمجھا کہ گاندھی جی کوئی معجزہ دکھانے لگے ہیں حالانکہ

حقیقت یہ تھی

گاندھی جی اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق تو سمجھتے ہی تھے کہ وہ غافل اور سست ہیں۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ انگریز مر چکے ہیں۔ اور اب ان کی لاش کو پھینکنا کوئی مشکل کام نہیں۔ رستم کی لاش بھی اسی طرح اٹھا کر پھینکی جا سکتی ہے۔ جس طرح ایک کتے کی لاش۔ گاندھی جی کی ذہانت اور ہوشیاری یہ تھی کہ وہ یہ سمجھ چکے تھے کہ انگریز اب مر چکا ہے اور نیم جان ہندوستانی بھی اسے

اٹھا کر پرے پھینک سکتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو انگریز کو ہندوستان نے ہی اٹھا کر نہیں پھینکا۔ سیلون نے بھی اسے پھینکا۔ برما نے بھی اسے پھینکا۔ مصر نے بھی اسے پھینکا۔ ایران نے بھی اسے پھینکا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عراق نے بھی اسے پھینکا۔ غرض تمام ممالک کے لوگوں نے اسے اپنے ملک سے نکال دیا۔ آخر سمٹ سمٹا کر وہ انگلستان میں محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ اور پھر کچھ مدت کے بعد ممکن ہے ان کی ایسی ہی حالت ہو جائے جیسے ابتداء میں تھی کہ چمڑے کے تہہ بند باندھا کرتے تھے اور ننگے جسم رہا کرتے تھے یا اگر یہ زمانہ نہ آئے تو اس کے قریب قریب ان کی حالت پہنچ جائے

گاندھی جی کی عقلمندی

یہ نہیں تھی کہ انہوں نے ہندوستانیوں کو زندہ کیا ان کی عقلمندی یہ تھی کہ انہوں نے دیکھ لیا کہ انگریز مر چکا ہے اور اب ذرا سے اتحاد کی ضرورت ہے اگر ہندوستانی اکٹھے ہو جائیں تو وہ ان کو بڑی آسانی سے نکال سکتے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں اب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ یورپ کے پاس دولت ہے مگر روس کے پاس دولت نہیں اور اس نے لوگوں میں یہ شور مچایا ہوا ہے کہ ہم ساری دنیا کو کھانا دیں گے اور وہ لوگ جو بھوکے مرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر روس کو جگہ ملے تو ہمیں کھانے کے لئے روٹی میسر آجائے گی۔ حالانکہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ

روسی نظام

میں کوئی برتری ہے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اگر روس کو دنیا میں نفوذ کا موقعہ مل جائے تو وہ بھی وہی کچھ کریگا۔ جو انگریز کرتے رہے ہیں اور اسی طرح اس نے دنیا کی دولت سے فائدہ اٹھانا ہے جس طرح انگریز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ غرض ایک قوم کے بعد دوسری قوم مرتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتی جب ایک قوم کے بعد دوسری قوم کی باری آتی ہے تو اس کے افراد بھی چاہتے ہیں کہ ہم اسی طرح ناچیں وسکی خرچ کریں۔ اسی طرح

شرابیں پئیں جس طرح پہلی قوم کیا کرتی تھی۔ پھر خدا اسے تباہ کر دیتا ہے اور کسی اور قوم کو بھیج دیتا ہے۔ غرض انسان کی موت پر ان کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے۔ انسانوں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تیز بخار ہو گیا یا تیز کھانسی ہو گئی یا انتڑیوں میں سے خون آنے لگ گیا یا شدید پیچش ہو گئی۔ اور

قوموں کی موت کی علامت

یہ ہوتی ہے کہ ان کے پاس دولت بہت ہوتی ہے۔ مگر ان کو اس دولت کے خرچ کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ وہ اسے زیادہ سے زیادہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں۔ اچھے سے اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں۔ اچھے سے اچھے مکانات میں رہتے ہیں اچھے سے اچھا فرش رکھتے ہیں اور رات دن تمرفہ اور آرام طلبی میں بسر کرتے ہیں۔ محنت کی عادت ان میں نہیں رہتی کام کی عادت ان میں نہیں رہتی۔ یہ ساری علامتیں اس کی موت کی ہوتی ہیں۔ جس طرح انسانی جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر ہوتا ہے۔ اسی طرح قوم کی زندگی اور اس کی موت کی گھڑیاں معلوم کرنے کا یہ تھرمامیٹر ہوتا ہے جب تم دیکھو کہ کسی قوم میں ترفہ پیدا ہو گیا ہے اور کام کی عادت اس میں نہیں رہی تو سمجھو کہ اس کا پارہ حرارت بہت بڑھ گیا ہے۔ اور وہ موت کے قریب پہنچ گئی ہے۔

عیدالاضحیہ ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے

کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا بیٹا خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ایک جنگل میں جا کر رکھ دیا۔ یہاں ناصر آباد میں اگر تمہارا لڑکا ذرا بڑا ہو جائے اور وہ ابتدائی تعلیم حاصل کرلے تو تم کہتے ہو ہم اسے کنری بھجوائیں گے۔ کنری والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو میرپور خاص بھجوائیں گے۔ میرپور والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں ہم اپنے لڑکوں کو کراچی بھجوائیں گے کراچی والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو انگلینڈ بھجوائینگے غرض تم اوپر کی طرف جاتے ہو۔ لیکن ابراہیمؑ جہاں رہتے تھے گو وہ بھی ایک چھوٹا سا قصبہ تھا مگر انہوں نے اپنے بچے کو اس جگہ سے بھی نکال کر وہاں جا کر رکھا جو ایک

وادیٔ غیر ذی زرع تھی۔ جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا کوئی سامان تھا تاکہ اس میں محنت کی عادت پیدا ہو کام کی عادت پیدا ہو

قربانی کی عادت

پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو اس طرح ایک جنگل میں جا کر چھوڑ دینا گو ظاہر میں اسے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا تھا مگر فدیناہ بذبح عظیم ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک بہت بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا۔ بعض لوگ غلطی سے اسکے یہ معنے کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اسماعیلؑ کے بدلے ایک مینڈھا قربان کروا دیا۔ حالانکہ یہاں ذبح عظیم کے الفاظ ہیں جس کے معنے ہیں بہت بڑی قربانی اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو بڑی بڑی قومیں سمجھی جاتی تھیں ہم نے ان کو ابراہیمؑ کی نسل پر قربان کر دیا۔ بڑے لوگ تختوں پر بیٹھے ہیں مگر وہ قوم جو بھوکی رہنے کی عادی ہو جب اس کے غلبہ کا وقت آتا ہے تو وہ بڑی بڑی حکومتوں کا تختہ الٹ دیتی ہے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو حقیقی معنوں میں

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہا اور اس نے ایک ایسی جگہ اسے پھینکا جہاں نہ کھانا تھا نہ پانی۔ اور جہاں اس کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ہم نے اس کی اس قربانی کو دیکھا اور کہا کہ اب اس کے بدلہ میں ایک بہت بڑی قربانی پیش کی جائیگی۔ چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو اسماعیلؑ کی نسل میں سے تھے کس طرح عرب نکلے اور انہوں نے قیصر و کسریٰ کو کاٹ کر رکھ دیا گویا بچانے ایسے کہ

اسماعیلؑ کی نسل

بھوکی مرتی اس نے بڑی بڑی دولتوں اور شانوں والی حکومتوں کو تباہ کر دیا۔ قومی ترقی درحقیقت ٹڈی دل کی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ٹڈیاں جنگلوں میں پلتی ہیں اور جب ان کی غذا ختم ہو جاتی ہے تو وہ اڑتی ہیں اور بڑے بڑے سرسبز و شاداب کھیتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں اسی طرح جو قومیں صحیح اصول پر چلنے والی ہوتی ہیں۔ وہ غربت سے گذارہ کرتی ہیں۔ محنت اور قربانی سے کام لیتی ہیں مگر جب لوگ پھر بھی ان کو جینے نہیں دیتے اور انہیں مارنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو

اللہ تعالےٰ کا عذاب ظلم کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ غریب اور

کمزور سمجھے جانیوالے دنیا پر غالب آجاتے ہیں

جب عرب کے لشکر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کے بادشاہ نے اس خبر کو سن کر کہا کہ یہ جھوٹی خبر ہے۔ میں کس طرح مان لوں کہ وہ عرب جس میں ہمارے دس سپاہی بھی جاتے تو سارے ملک کو آگے لگا لیتے تھے۔ اس نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا خبر درست ہے واقعہ میں ہم پر حملہ ہو چکا ہے اس نے کہا اچھا ان کے چند لیڈر بلواؤ تاکہ میں ان سے خود بات کروں اور پوچھوں کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ اور صحابہؓ نے ایک وفد تیار کر کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا۔ جب صحابہؓ کا وفد پہنچا تو بادشاہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میں

یہ جرأت کس طرح پیدا ہوئی

تم وہ ہو جو ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ نہ تمہارا کھانا اچھا تھا نہ تمہارا پینا اچھا تھا نہ تمہارا لباس اچھا تھا تم ننگے پھرتے تھے۔ اخلاق تم میں تھے ہی نہیں ماؤں سے تم نکاح کر لیتے تھے تمہیں کیا سوجھا کہ تم حملہ کے لئے آگئے اگر تم پر غربت کا بہت ہی دور آگیا ہے۔ تو میں تم میں سے ہر افسر کو دو دو اشرفی اور ہر سپاہی کو ایک ایک اشرفی دینے کے لئے تیار ہوں تم روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ۔ اس زمانہ میں گو روپیہ کی بڑی قیمت تھی مگر پھر بھی پتہ لگتا ہے کہ اس کی نگاہ میں عربوں کی کیا حیثیت تھی

عرب کا جو لشکر

ایران پر حملہ آور ہو رہا تھا اس کی حیثیت ایران کے بادشاہ کے نزدیک یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا اگر میں ان کو پندرہ پندرہ روپے دے دوں۔ تو یہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اب پینتالیس روپے ماہوار اور راشن سپاہی کو ملتا ہے۔ مگر وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں انہیں صرف پندرہ پندرہ روپے بھی دے دوں گا تو یہ واپس چلے جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اچھا ہم چلتے ہیں۔ تو ایران کے بادشاہ کے نزدیک عربوں کی حیثیت اتنی ہی تھی مگر جو اس وفد کے سردار تھے۔ انہوں نے کہا۔ تم جو کچھ کہتے ہو۔ ٹھیک ہے ہم ایسے ہی تھے۔ ٹڈیاں کھاتے تھے مردار کھاتے تھے ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے۔ مگر اب اللہ تعالےٰ نے ہم میں اپنا رسول بھیج دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری حالت بدل چکی ہے اور ہم خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق تمہارے ملک پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

بادشاہ کو غصہ آیا

اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ مٹی کا ایک بورا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ دو۔ باقی صحابہؓ کو غصہ آیا کہ یہ ہمارے امیر کی ہتک کرتا ہے مگر وہ ہنس پڑا اور اس نے کہا انہیں مٹی کا بورا میرے سر پر رکھنے دو۔ جب انہوں نے مٹی کا بورا اس کے سر پر رکھ دیا تو وہ دربار سے بھاگے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ نے ایران کی زمین اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ مشرک بڑا وہمی ہوتا ہے۔ اب تھا تو یہ ایک لطیفہ مگر وہ گھبرا گیا اور اس نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بدشگونی ہوئی۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ دوڑو اور ان کو پکڑ کر واپس لاؤ مگر عرب لوگ گھوڑے کی سواری کے بڑے مشاق ہوتے ہیں وہ دربار سے نکلے تو انہوں نے اپنے گھوڑوں کو ایڑیاں لگائیں اور وہ کہیں کے کہیں نکل گئے یہ کیفیتیں تھیں صحابہؓ کی

دنیا حیران تھی

کہ یہ لوگ کہاں سے آگئے جس طرح ٹڈی آتی ہے تو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ کوئی روس کے میدانوں سے آتی ہے۔ کوئی چین کے میدانوں سے آتی ہے۔ کوئی عرب کے میدانوں سے آتی ہے اور وہ سارے علاقہ پر چھا جاتی ہے۔ اتنا چھوٹا سا جانور ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لوگ عاجز آجاتے ہیں اور پھر اس کی نسل میں خدا تعالیٰ نے اتنی بڑھوتی رکھی ہے۔ کہ جہاں بیٹھی اور اس نے انڈے دیئے وہیں اگلے سال پھر ٹڈی پیدا ہو جاتی ہے اور فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہی علامت بڑھنے والی قوموں کی ہوتی ہے۔ لوگوں کا ایک ایک بچہ ہوتا ہے تو ان کے آٹھ آٹھ ہوتے ہیں غرض

قوموں کی ترقی کا راز

صرف قربانیوں میں ہے۔ مگر بہت سے لوگ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے پہلے قدم پر ہی گر جاتے ہیں اور ان کی حالت بالکل ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہو گئے

لیکن جو لوگ قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں وہ اس زمانہ کو دیکھتے ہیں جس میں ان کی قربانیوں کا بدلہ ان کو ملتا ہے ایران کے بادشاہ نے صحابہؓ کو صرف ایک ایک پونڈ دینا چاہا مگر جو صحابہؓ کو ملا اس کے مقابلہ میں بھلا پونڈ کی کیا حیثیت تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو باوجود اس کے کہ وہ اس قدر صدقہ و خیرات کرنے والے تھے کہ سارے عرب میں مشہور تھے پھر بھی ان کے ورثاء کو لاکھوں روپیہ ملا۔ تو اللہ تعالیٰ غلبہ کے موقعہ پر قوموں کو بہت کچھ دیتا ہے۔ لیکن اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی عادت میں یہ بات داخل ہو کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی بجائے وہ اس روپیہ کو دین پر خرچ کرے۔ غرباء پر خرچ کرے۔ صدقہ و خیرات میں دے۔ یہ تو بے شک شریعت کہتی ہے کہ جب تمہیں دولت ملے تو تمہارے جسم اور چہرہ پر بھی اس کے کچھ آثار ہونے چاہئیں۔ مگر وہ "کچھ آثار" ہی کہتی ہے۔ یہ نہیں کہتی کہ ساری دولت اپنے نفس کے لئے خرچ کرنی شروع کر دو اور اچھے کھانے اور اچھے پہننے میں مشغول ہو جاؤ۔ لیکن بے وقوف اور نادان انسان اس وقت کے آنے سے پہلے بپھر جاتا ہے اور

اس کی مثال

ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ

"بھلے جٹ کٹوری لبھی پی پی پانی آپھریا"

بھلا ایک کٹوری کی بادشاہوں کی دولتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ مگر وہ صرف کٹوری ملنے پر ہی اتنا مغرور ہو جاتا ہے کہ کبھی اس گھر میں جاتا ہے اور یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ ان کے گھڑے سے پانی پینے لگ جاتا ہے۔ کبھی دوسرے گھر میں جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ اس میں ان کے سامنے پانی پیتا ہے۔ جو قوم اتنے بڑے وعدوں کے ہوتے ہوئے ایران کے بادشاہ کے پونڈ یا ایک کٹوری پر مرنے لگتی ہے اس کے متعلق کیا امید کی جا سکتی ہے کہ وہ بڑھے گی

وہی قوم بڑھتی ہے

جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ جو سمجھتی ہے کہ ہم نے اخلاق اور روحانیت کے ساتھ دنیا کو فتح کرنا ہے۔

اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ ویسی ہی قربانی بھی کرتے ہیں اور ویسی ہی محنت بھی کرتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

جب نیا نیا دعویٰ فرمایا تو مولوی برہان الدین صاحبؓ جو اہلحدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سنا۔ شاید انہوں نے براہین کا اشتہار پڑھا یا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جا کر دیکھ آؤں۔ چنانچہ وہ قادیان پہنچے۔ مگر ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چلّہ کے لئے

ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے

وہ قادیان سے ہوشیارپور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔ یہ وہاں پہنچے اور انہوں نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو۔ مگر انہوں نے نہیں مانا آخر

مولوی برہان الدین صاحبؓ

نے کہا کہ مجھے صرف چک اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کروں گا۔ لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا اس لئے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی تم فلاں چیز لے آؤ۔ وہ اس طرف چلے گئے اور انہیں موقع میسر آگیا۔ یہ چوری چوری گئے اور انہوں نے چک اٹھا کر حضرت صاحب کو دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے یہ عام انسان کی نظر میں بہت معمولی بات ہے مگر

15

صاحب عرفان کی نگاہ میں

یہ بڑی بات تھی۔ انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آگئے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ مولوی صاحب آپ نے کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا اس نے بہت دور جانا ہے یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے تو

حقیقت یہ ہے

کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جس نے جیتنا ہوتا ہے اس میں جیتنے کے آثار پائے جاتے ہیں اور جس نے مرنا ہوتا ہے اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انگریز بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو کون نکال سکتا ہے۔ فرانسیسی بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو انڈوچائنا سے کون نکال سکتا ہے۔ کسی زمانہ میں ہسپانیہ والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہسپانیہ سے کون نکال سکتا ہے۔ مسلمان بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہندوستان اور چین وغیرہ سے کون نکال سکتا ہے مگر آخر نکل گئے یہ موت ہے جو ایک کے بعد دوسری قوم پر آئی اور کسی قوم نے پہلی قوم سے عبرت حاصل نہیں کی۔ انفرادی موت سے بچا نہیں جا سکتا۔ لیکن

قوم کی موت

سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہنے کی کوشش کرے۔ مگر آج تک کسی قوم نے یہ کوشش نہیں کی۔ جو بھی آتا ہے وہ فوراً زہر کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور موت کو قبول کر لیتا ہے

عہدہ داران انصار کا جلد انتخاب ہو جانا چاہیئے

ابھی بہت سی مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کا انتخاب ہو کر نہیں آیا۔ زعماء صاحبان انصار کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ سب سے اول فرصت میں اپنی اپنی مجالس انصار کے عہدہ داران انصار کا جلد انتخاب کروا کر دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔

یکم نومبر ۱۹۵۸ء سے پہلے جن قدر عہدہ دار انصار منتخب شدہ ہیں ان سب کو نیا انتخاب ہو جانا چاہیئے۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

۳۱ مئی تک کی دعائیہ لسٹ

ناروووال

میزان وعدہ ۱۲۹/- روپے
" وصول ۸۰/۹ " ۶۲ فیصدی

شاہدرہ

میزان وعدہ ۱۷۵/-
" وصول ۹۱/- ۵۲ فیصدی

میاں محمد حسین صاحب ۵/-
ماسٹر ممتاز احمد صاحب ۵/-
مستری عبدالجبار صاحب ۵/-
بابو حکیم اللہ صاحب ۵/۴
مولوی کرم الٰہی صاحب ۵/-

بھینی شرقپور

میزان وعدہ ۹۰/-
" وصول ۴۵/- ۵۰ فیصدی

بیداد پور

میزان وعدہ ۵۸/-
" وصول ۳۲/۱۱ ۵۵ فیصدی

کوجر

میزان وعدہ ۵۹/۳
" وصول ۴۲/۹ ۷۱ فیصدی

عمر بی بی صاحبہ ۵/۵
عمرالدین صاحب ۵/-
خورشید بیگم صاحبہ ۶/-

ڈھیرے دا اوارڈہ

میزان وعدہ ۳۴/۴
" وصول ۲۶/- ۷۰ فیصدی

کوٹ دیال داس

میزان وعدہ ۱۱۷/-
" وصول ۷۴/- ۶۳ فیصدی

نانو ڈوگر

میزان وعدہ ۱۸۹/-
" وصول ۱۲۴/- ۶۴ فیصدی

چک ۳۳ دھاروالی

میزان وعدہ ۱۳۰/۱۲
میزان وصول ۱۱۴/- ۸۰ فیصدی

بشیر محمد صاحب ۶/-
غلام نادر صاحب ۵/۱۱
شریف احمد صاحب ۵/۲
محمود احمد صاحب ۵/-
نذیراں بی بی صاحبہ ۵/۲
رسول بی بی صاحبہ ۵/۲
غلام بی بی صاحبہ ۵/-
رحیم بی بی صاحبہ ۵/۲
فاطمہ بی بی صاحبہ ۵/-
علی احمد صاحب ۵/۲

مقصود احمد صاحب ۶/۳

کوٹلی ۱۱۷

میزان وعدہ ۱۳۸/-
" وصول ۸۴/- ۶۱ فیصدی

چوہدری منیر احمد صاحب و والدہ صاحبہ و
اہلیہ صاحبہ ۴۳/-
چوہدری محمود احمد صاحب و اہلیہ صاحبہ ۱۴/۴
چوہدری فرزند علی صاحب و اہلیہ صاحبہ ۱۸/۱۰

اکالگڑھ

میزان وعدہ ۷۸/۸
میزان وصول ۵۵/- ۷۰ فیصدی

ڈاکٹر غلام رسول صاحب ۲۶/-

پنڈی بھٹیاں

میزان وعدہ ۱۷۴/-
میزان وصول ۹۴/- ۵۲ فیصدی

نبے سادھوکے

میزان وعدہ ۵۲/-
" وصول ۳۶/- ۶۹ فیصدی

تلونڈی کھجوروالی

میزان وعدہ ۳۰۳/-
" وصول ۱۲۶/- ۶۲ فیصدی

صغیر احمد صاحب ۱۲/۹
میاں اللہ بخش صاحب ۵/-
محمد عبداللہ صاحب ۵/-
آمنہ بیگم صاحبہ ۱۰/-

قیام پورہ

میزان وعدہ ۲۴۷/-
میزان وصول ۱۵۴/- ۶۱ فیصدی

چوہدری فضل حق صاحب ۶۰/-

گرمولہ ورکاں

میزان وعدہ ۱۴۳/-
" وصول ۹۲/- ۶۰ فیصدی

غلام حسین صاحب ۵/۴
فقیر محمد صاحب ۵/۳
نور محمد صاحب ۵/۲/۶
نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال ۱۰/۴

کھیوال گکہ کولو

میزان وعدہ ۵۵/-
" وصول ۲۹/- ۵۲ فیصدی

میاں محمد رمضان صاحب منصوروالی ۶/-

منڈیالہ وڑائچ

میزان وعدہ ۷۰/-
میزان وصول ۳۵/- ۵۰ فیصدی

چیچہ سندھواں

میزان وعدہ ۳۶/۸
میزان وصول ۱۹/۸ ۵۲ فیصدی

چک ۲۳۲ دھنی پور

وعدہ ۹۶/- روپے
وصول ۷۱/- ۷۳ فیصدی

چوہدری محمد اعظم صاحب ۱۴/۲
حکیم محمد علیم صاحب ۵/۴
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اعظم صاحب ۵/-
عمدہ کارکردگی:- حکیم محمد حکیم صاحب

وکیل المال تحریک جدید

رپورٹ کارگذاری خدام الاحمدیہ بھجوائیے

جون ۱۹۵۶ء ختم ہو چکا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس مہینہ میں کارگذاری کی رپورٹیں دس سے پندرہ تاریخ تک مرکزی دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ میں آجانی ضروری ہیں۔

رپورٹ بھجوانے کے ضمن میں اس امر کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جو کچھ بھی درج کیا جائے وہ غیر معین نہ ہو۔ بلکہ معین ہو۔ تا کام کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ اسی طرح مختلف شعبہ جات کے لئے جو جگہ رپورٹ فارم میں معین کی گئی ہے۔ اس کے اندر اجات مکمل کرنے چاہئیں۔ انہیں خالی نہ چھوڑنا چاہئیے۔ اس سے کام کی مقدار کا اندازہ ہوتا ہے

چند ایک مجالس ایسی بھی ہیں جو اس وجہ سے کہ ان کی رپورٹ لمبی ہوتی ہے اور رپورٹ فارم ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ سادے کاغذ پر رپورٹ بھجواتی ہیں۔ ایسی مجالس کو اس امر کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کوئی شعبہ رہ نہ جائے۔ تمام شعبوں کا اندراج کیا جانا ضروری ہے۔ خواہ ان میں کوئی کام ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

امید ہے جملہ مجالس ماہ جون کی رپورٹیں جلد تر بھجوادیں گی اور مندرجہ بالا گذارشات کو بھی مدنظر رکھیں گی۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ میانوالی کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۱ جون کو بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ میانوالی کا ایک مختصر سا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قریباً تمام خدام حاضر ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور پھر خدام الاحمدیہ کا عہد دوہرا کر اس عہد کی تفصیلات اور اس کے نتیجے میں خدام پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف انہیں توجہ دلائی۔ نیز خلافت کی برکات اور فیوض پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کے قیام کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ پر کیا فرض عاید ہوتا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میانوالی کی مجلس کے خدام کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے اور اپنے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ میانوالی

داخلہ ڈپلومہ کورس گورنمنٹ ٹیکسٹائل ورکس انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

مکینیکل سپروائزر اس ڈپلومہ کورس میں داخلے کا امتحان مقابلہ ۱۷-۱۸/۷/۵۶ کو انگریزی و ریاضی و سائنس و ڈرائنگ میں ہوگا۔ مجوزہ فارم میں درخواستیں ۱۰/۷/۵۶ تک بنام پرنسپل لازم۔ پراسپکٹس بسلیبس امتحان و مجوزہ فارم درخواست دفتر ادارہ سے طلب ہوں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۶/۵/۵۶) ناظر تعلیم

انٹر سپلیمنٹری امتحان

سکینڈری بورڈ لاہور کا انٹر سپلیمنٹری امتحان ۱۰ ستمبر کو شروع ہوگا (پاکستان ٹائمز ۲۶/۵/۷) ناظر تعلیم۔ ربوہ

سیم اور تھور کا قلع قمع کرنے کے لئے ملک کے سارے وسائل کو یکجا کر دینا چاہیئے

غذائی اور زرعی کونسل کے اجلاس میں صوبائی گورنر کی تقریر

لاہور ۳ جولائی: کل لاہور میں پاکستان کی خوراک و زراعت کی کونسل کا چھٹا سالانہ اجلاس ہوا۔ جس کا افتتاح کرتے ہوئے مغربی پاکستان کے گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی نے اس امر پر زور دیا کہ اراضی کو برد سے بچانے اور زرعی ترقی کے لئے ایک ایسا قومی منصوبہ تیار کیا جائے۔ جو سارے ملک میں نافذ ہو اور جس کے ذریعے قدرتی وسائل سے زیادہ کام لینے کے علاوہ فصلوں کی پیداوار انسانی غذا اور جانوروں کے چارہ کی حالت بہتر ہو سکے۔

آپ نے تحقیقات کا کام کرنے والوں سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ زمینوں، پودوں اور اناج کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کے انسداد کی طرف اور زراعت کی بہتری کی جانب پوری توجہ دیں۔

مالی امداد

گورنر نے کہا صوبے کے مالی وسائل بڑے محدود اور ناقابل تغیر ہیں۔ اس کے باوجود سال رواں میں زراعت اور پرورش حیوانات کے محکموں کی گرانٹ سال گذشتہ کے مقابلے میں دگنی کر دی گئی ہے۔ پھر بھی ہم اس قابل نہیں ہیں۔ کہ کم و بیش بائیس ایسی سکیموں کو شروع کر سکیں۔ جو زرعی کونسل مغربی پاکستان کیلئے منظور کر چکی ہے۔ اس کی وجہ روپے کی قلت ہے۔ آپ کی کونسل ان سکیموں کے لئے سو فیصد گرانٹ دیتی ہے۔ جو مرکزی حکومت کی وساطت سے مکمل ہو رہی ہوں۔ لیکن جن سکیموں کو صوبائی حکومتیں شروع کریں۔ ان کو پچاس فیصد گرانٹ دی جاتی ہے۔ حالانکہ کونسل اپنی سرگرمیوں کے لئے جو روپیہ حاصل کرتی ہے۔ وہ زیادہ تر صوبائی خزانوں ہی سے آتا ہے۔ گورنر نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر کونسل کی منظور کردہ تمام سکیموں کو مالی اعتبار سے یکساں حیثیت دی جائے۔ تو اس سے حالات سدھر سکتے ہیں۔

میاں مشتاق احمد گورمانی نے کونسل کو مشورہ دیا کہ جب بھی کونسل کوئی سکیم منظور کرے تو اس کی تکمیل کے لئے ایک باقاعدہ نظام اوقات مرتب کیا جائے۔ اور اس پر سختی سے عمل ہونا چاہیئے۔

سیم اور تھور

گورنر مغربی پاکستان نے اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ کہ مغربی پاکستان میں سیم و تھور کی وجہ سے زرعی اراضی کو بے حد نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور کم و بیش ایک لاکھ ایکڑ زرخیز زمین ان کے باعث ہر سال ناکارہ ہوتی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی ملیحی کے علاقوں کا بہت بڑا حصہ کٹاؤ کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر ان چیزوں کا فوری طور پر علاج نہ کیا گیا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ چند سال ہی میں ہماری زرخیز زمینیں بنجر ہو کر رہ جائیں گی۔ گورنر نے اس صورت حال کو بے حد اہم ظاہر کیا۔ اور کونسل کے ارکان کو اس پر فوری توجہ کے لئے زور دیا۔ آپ نے کہا۔ اس مسئلہ کی نزاکت اور اہمیت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ تمام قومی وسائل کو یکجا کر دیا جائے۔

گورنر نے کہا کیڑوں مکوڑوں کے پھیلاؤ اور بیجوں کی مناسب حفاظت نہ ہونے کے باعث ہماری فصلوں کی پیداوار کم و بیش ۲۰ فیصد کم ہو چکی ہے۔ اس سے ہر سال قومی آمدنی کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے نپٹنے کے لئے زیادہ عملے اور کیڑے مارنے والی دواؤں کی ضرورت ہے گورنر نے کہا۔ اس بات پر غور کرنا زراعتی کونسل کا کام ہے۔ کہ یہ دوائیں جو آج کل دوسرے ملکوں سے درآمد کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں تیار ہو سکتی ہیں۔ یا نہیں۔ ص

زرعی کونسل

ص:۔ گورنر نے کونسل کے ارکان کو مشورہ دیا۔ کہ وہ جانوروں اور مویشیوں کی خوراک کو بہتر بنانے کے امکانات پر غور کریں۔ جس سے ہمارے مویشیوں اور مرغیوں کے لئے سستے داموں پر بہتر خوراک مہیا ہو سکے اس طرح زمین کا بہت سا حصہ غلے کی پیداوار کے لئے حاصل ہو سکے گا۔ جس میں آج کل چارہ اگایا جاتا ہے۔

میاں مشتاق احمد گورمانی نے اپنی تقریر کے آخر میں کونسل کو یاد دلایا کہ زرعی ترقی کے لئے ایک ایسا جامع منصوبہ تیار کرنا لازمی ہے۔ جس پر سارے ملک میں عمل ہو سکے۔ اور جس کے ذریعے ہم بجلی اور پانی کے جملہ وسائل کو زیادہ سے زیادہ کام میں لا سکیں۔ سیلابوں پر قابو حاصل کرنے کے لئے موثر ذرائع اختیار کئے جا سکیں اور قابل زراعت زمین سے زیادہ سے زیادہ فصل حاصل ہو۔

اقوام متحدہ کا فیصلہ نہ ماننے والوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے

لندن ۳ جولائی:۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے اجلاس میں اقوام متحدہ اور اس کے موثر اختیارات کا سوال زیر بحث آیا۔ اس موقع پر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے اس امر پر زور دیا کہ اس عالمی ادارہ کو زیادہ موثر، فعال اور با اختیار بنایا جائے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ جو ملک اقوام متحدہ کا فیصلہ ماننے سے انکار کرے۔ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے۔

اس اجلاس میں اس امر پر اتفاق رائے ظاہر کیا گیا۔ کہ ادارۂ اقوام متحدہ میں آج کل کوئی کمزوری ہے۔ تو اس کی ذمہ داری خود اس ادارے پر نہیں۔ بلکہ ان ممالک پر ہے۔ جو اس کے رکن ہیں مگر اس کے فیصلوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے آپ نے کہا جو ملک اقوام متحدہ کے کسی فیصلے کو نہ مانیں۔ ان کے خلاف اقتصادی، یا محض اخلاقی تعزیری کارروائی کی جانی چاہیئے۔

اس اجلاس میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ منزیز نے تقریر کرتے ہوئے اس تجویز کی زبردست حمایت کی کہ اقوام متحدہ کو فعال، موثر اور طاقتور ادارہ بنایا جائے اور اسے مزید اختیارات دیئے جائیں

روہڑی نہر میں نئی آبشار کی تعمیر

سکھر ۳ جولائی:۔ روہڑی نہر پر جدید طرز کی ایک آبشار کی تعمیر کا کام جلد ہی شروع کر دیا جائیگا اس آبشار کی تعمیر پر آٹھ لاکھ روپے خرچ ہوں گے نئی آبشار ٹنڈو مستی خاں کی اس پرانی آبشار سے چند سو فٹ اوپر کی جانب بنائی جائے گی۔ جو اس سال کے آغاز میں گر پڑی تھی۔ نئی آبشار کی تعمیر مغربی پاکستان کا محکمہ تعمیرات عامہ کر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہاں سے ص

ص:۔ قریباً دس ہزار کیوسک پانی خارج ہوا کریگا اس آبشار کی تعمیر اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائیگی نئی تعمیرات میں پارکوں اور سیرگاہوں کے لئے بھی گنجائش رکھی جائے گی۔

تقریروں کے امتحان میں شامل ہونیوالے طلباء اور طالبات کے لئے

خاص رعایت اور انعام

اب کالجوں اور سکولوں میں رخصتیں ہورہی ہیں۔ امید ہے طلباء اور طالبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریروں کے امتحانات میں کثرت سے شامل ہوں گے۔ جو طلباء اور طالبات امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں انہیں دونوں کتابیں دس آنہ میں دی جائیں گی اور امتحان میں اوّل اور دوم اور سوم آنے والے طالب علموں اور طالبات کو کمپنی کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی

اوّل :- تفسیر کبیر آخری جزو - سیر روحانی جلد اول و دوم -

دوم :- ہستی باریتعالےٰ - احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۔

سوم :- دیباچہ تفسیر القرآن -

مندرجہ بالا کتب دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے خریدیں یا بذریعہ وی۔پی۔ منگوائیں۔

(مینیجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ)

برما اور پاکستان کے درمیان نو کروڑ روپے کے قرض کی ادائیگی کی بات چیت

کراچی ۴ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برما کا ایک وفد پاکستان کو واجب الادا نو کروڑ روپے کے قرض کے تصفیہ کی بات چیت کے لئے ستمبر یا اکتوبر میں کراچی آئے گا۔

یہ رقم ان پچاس کروڑ روپوں کا حصہ ہے۔ جو غیر منقسم ہندوستان سے برما کی علیحدگی کے وقت ہندوستان کو ادا کئے جانے تھے۔ آزادی کے بعد اس میں سے نو کروڑ روپے پاکستان کا حصہ قرار دئے گئے اور باقی اکتالیس کروڑ روپے بھارت کے حصہ میں آئے۔ بھارتی حکومت اس قرض کی وصولی کے لئے کافی عرصہ سے بات چیت کر رہی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس قرض کی وصولی کے بارے میں پاکستان اور برما کی حکومتوں میں کوئی تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائے گا۔ پاکستان کے مقابلے میں برما کی اقتصادی صورت حال زیادہ خراب ہے اور غیر یقینی سیاسی اور اقتصادی صورت حال کے باعث برما کی قوت ادائیگی بہت محدود ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ حکومت پاکستان اس رقم پر گزشتہ دس سال کا سود معاف کر دے۔ کیونکہ برما اور پاکستان کے تعلقات بے حد خوشگوار ہیں۔ جہاں تک بھارتی حکومت کا تعلق ہے۔ اس نے نہ صرف برما کو سود معاف کر دیا ہے۔ بلکہ وہ قرضے کی آدھی رقم سے بھی دستبردار ہو گئی ہے۔ باقی رقم کے لئے برما اور بھارت میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے تحت برما بھارت کو سستے نرخوں چاول مہیا کرے گا۔

قاہرہ ۴ر جولائی، امریکی ماہرین آثار قدیمہ نے دریائے نیل کے قریب ریت میں دبا ہوا ایک قدیم اہرام دریافت کیا ہے۔ یہ اہرام تقریباً تین ہزار سال سے مدفون تھا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

نے اپنے اعلان میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے جس کی بناء پر مجلس احرار اسلام پر پابندی لگائی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"حکومت کی نگاہ میں یہ مجلس صوبہ میں قانون کے نفاذ میں مداخلت کرنے کی مجرم پائی گئی ہے اور اس کا وجود امن عامہ اور نظم ونسق کے لئے خطرہ کا باعث ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ معاصر نے جو سوال اٹھایا ہے وہ پیدا ہی نہیں ہوتا پابندی کا باعث اس کا خاص گروہ ہے نہ کہ یہ امر کہ وہ ایسا کردار کن معاملات میں اختیار کرتی ہے۔ معاملات کوئی بھی ہوں اصل چیز قانون شکنی اور نظم ونسق کیلئے خطرہ ہوتا ہے

درخواست دعا

برادرم محمد اکرم صاحب نے امسال بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور دیگر تمام احباب کی خدمت درخواست ہے کہ وہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد الدین شاہد مربی سلسلہ عمانی

وزیر خوراک دفاتر روزگار میں

لاہور ۴ر جولائی مرکزی وزیر خوراک وزراعت مسٹر دلدار احمد نے کل لاہور کے علاقائی دفاتر روزگار کا معائنہ کیا اور اس کے بعد گلبرگ کالونی میں مرکزی حکومت کا نئی تربیتی مرکز دیکھا

مسٹر دلدار احمد زرعی وغذائی کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے لاہور آئے ہیں

ولادت

۲۷ جون کو اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دو دن تک میری اہلیہ کی طبیعت بہت تشویشناک رہی اب بہتر ہونی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن کمزوری حد سے زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت دے اور نومولود کو دینی و دنیوی برکات کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ حسن محمد خان عارف نالا از لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵